رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ۔

ہر سوموار اور جمعرات کو شایع ہوتا ہے۔

نمبر ۶۰ | مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق یکم جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

۷۔ فروری بروز دوشنبہ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح مبارک ہؤا۔ خطبہ نکاح مکرم مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نہایت لطیف اور دلکش انداز میں پڑھا۔ مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہؤا۔ خطبہ نکاح کے بعد حاضرین میں خرما تقسیم کئے گئے۔ اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے نے وہ اشعار پڑھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد کے حق میں دُعائیں فرمائی ہیں۔ دس بجے تک یہ مجلس مسرت رہی۔ اس موقعہ پر اخبار الحکم۔ فاروق اور الفضل کی طرف سے مبارکباد کے اعلان شایع ہوئے۔

بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح مختلف احباب نے مبارکباد کی نظمیں سنائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

۷۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ء وہ مبارک دن ہے جبکہ ہمارے مخدوم و مطاع حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص اور پرانے صحابی جناب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی کی دختر نیک اختر جنابہ مریم بیگم صاحبہ کو اپنی زوجیت کا فخر بخشا۔ اور اس طرح ایک مخلص گھرانہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے ایسا تعلق پیدا ہو گیا۔ کہ اس پر وہ جسقدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر کرے کم ہے۔

اس خوشی اور مسرت کے موقعہ پر ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان مسیح موعود کی خدمت میں دلی اخلاص اور مسرت آمیز جذبات کے ساتھ

مبارکباد

عرض کرتے ہیں

...نسبت جناب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب اور ان کے تمام خاندان کو ساری جماعت کی طرف سے

پیغامِ تہنیت

پیش کرتے ہیں۔

اس مناکحت سعیدہ کے متعلق نائب ایڈیٹر الفضل نے حسب ذیل نغمہ موزون کیا۔

نغمۂ شادی

بوقت صبح ہاتف نے ندا دی
کہا ابنِ مسیحا کی ہے شادی

مبارکباد اے ابنِ مسیحا
مبارکباد اے دُنیا کے ہادی

محمد مصطفےٰ کی پاک سُنت
جو مُردہ تھی وہ اب تو نے جلا دی

تجھے شادی پہ شادی نت نئے دن
حریفوں کے لئے ہے رو سوادی

میں کہہ سکتا ہوں کیا اسکے سوا دو
مسیحا کر گئے جس کی منادی

"انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

دُعا ہے

کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے تمام جماعت کے لئے اور ساری دنیا کے لئے مبارک کرے اور

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام

"تریٰ نسلاً بعیداً"

اپنی پُوری شان کے ساتھ پُورا ہو۔ آمین

دعا گو
کارکنان "الفضل" قادیان دارالامان

نامۂ لنڈن

رپورٹ از یکم تا ۱۵ر جنوری ۱۹۲۱ء

(نوشتہ چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن کا کام بدستور جاری ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ نائیجیریا جانے کی تیاری میں لگ گئے ہیں۔ اسلئے سکرٹری کا کام اب مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی کر رہے ہیں۔ پبلک اور پرائیویٹ لیکچر بدستور جاری ہیں۔ جنمیں بھائی عزیز الدین احمدؐ اور مولوی مبارک علی صاحب زیادہ تر حصہ لے رہے ہیں۔ بدھ۔ ہفتہ اور اتوار مولوی مبارک علی صاحب نے پبلک میں تین لیکچر دئیے۔ جو لوگوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سنے۔ لیکچروں کے بعد دلچسپ سوال و جواب ہوئے۔ جنمیں ہمارے مبلغین کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کامیابی دیتا ہے۔

ایسٹ وار کے دن مسٹر گورڈن جو ایک حق کے متلاشی انگریز ہیں نے سود خواری پر ایک تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ سود یورپ کو تباہ کر رہا ہے۔ اور اگر اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے۔ تو نجات ہو سکتی ہے۔ لیکن صاحب موصوف نے سود کے ساتھ مکانوں کے کرایہ اور زمین کے مالیہ کے خلاف بھی کہا۔ اور اسبات پر زور دیا کہ اسلام کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ کرایہ اور مالیہ کو نہیں روکا۔ حالانکہ سود خواری اور زمین کے مالیہ اور مکان کے کرایہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسپر خاکسار نے بیان کیا کہ سود اور مکان کے کرایہ میں فرق ہے۔ اور قرآن شریف کی آیت کریمہ ذٰلک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا پڑھ کر بتایا کہ دنیا کو یہی بات دھوکہ دے رہی ہے کہ وہ بیع یعنی خرید و فروخت کے منافع اور سود کو ایک چیز خیال کرتے ہیں۔ اسکے لئے اسلام نے دو اصول قائم کئے ہیں تاکہ دھوکہ نہ لگے۔ اول تبادلہ جنس بجنس نہ ہو۔ دوسرا نفع اور نقصان دونو کا احتمال ہو۔ ایک شخص جو سو روپیہ سود پر دیتا ہے بشرح دس فیصدی۔ گویا وہ ایک سو روپیہ بیچتا ہے۔ ایک سو دس روپیہ کے عوض میں۔ اور یہ ایک صریح لغویت ہے۔ ایک دوسرا شخص ایک سو روپے کا مکان بنا کر کرایہ پر دیتا ہے۔ دس روپیہ سالانہ کے حساب پر۔ اس دوسری صورت میں روپیہ کا تبادلہ مکان کے ساتھ ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ ممکن ہے کہ مکان کی مرمت کرانی پڑے یا مکان بالکل گر جائے۔ اسلئے مالک کو نقصان کا بھی خطرہ ہے۔ اسی طرح زمینوں کا منافع بھی حلوائے بے دود نہیں۔ میں خود زمیندار ہوں۔ اور خطرات اور مصائب کو جانتا ہوں۔ جو مالکان زمین کو ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قوم کا ہوشیار اور نرم حصہ تجارت کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور سخت اور خطرات کو برداشت کرنیوالا حصہ زمین کی طرف توجہ کرتا ہے۔

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ قریباً چار ماہ ہوئے لنڈن میں ایک مکان اور مسجد کیلئے جگہ خرید کر لی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مکان کی مرمت ہو چکی ہے۔ اور اب سے تبلیغ کا مرکز یہ مکان ہوگا۔ اسلئے آئندہ تمام خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے۔

63. Melrose Road
London S.W. 18

میلروز روڈ نمبر ۶۳ ۔ لنڈن ایس ڈبلیو ۱۸

مکان کی مرمت۔ تبدیلی اور نیا سامان خریدنے میں بہت سا وقت اور روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تمام احباب اللہ تعالیٰ سے بالحاح التجا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مرکز کو اسلام احمدیہ کیلئے بابرکت کرے۔

سٹار سٹریٹ نمبر ۴ کو بطور برانچ مشن کے قائم رکھا گیا ہے اس میں کوئی زائد خرچ نہیں ہوگا۔ کیونکہ تبلیغ کے کام کے لئے صرف ایک کمرہ رکھا گیا ہے۔ اور باقی کمرے کرایہ پر بعض دوستوں کو دیدئے ہیں۔ اس کرایہ سے تمام خرچ ادا ہو جاتا ہے۔

نئے مرکز کی شہرت کے لئے لوگوں کو خط لکھے جارہے ہیں اور ۲۰ اخباروں میں اشتہار دیا ہے۔ جو تین ہفتہ متواتر نکلتا رہیگا۔ اس کے علاوہ دوستوں کو واقفوں کو خط بھی لکھے جارہے ہیں۔ اور ایک افتتاحی جلسہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ جس کی تاریخ ۷ر فروری مقرر کی گئی ہے۔ احباب خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان تاریک ممالک میں حقیقی اسلام کی روشنی کو پھیلائے۔ والسلام

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۱۰ فروری ۱۹۲۱ء

مولوی محمد علی صاحب اور ہم

(۱)

بھلا تا لاکھ ہوں لیکن وہ اکثر یاد آتے ہیں
الٰہی ترکِ اُلفت پر وہ کیونکر یاد آتے ہیں

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اپنے جلسہ منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۰ء میں بعنوان "جماعت کا مقام" ایک تقریر فرمائی۔ جو ۱۹ جنوری ۱۹۲۱ء کے پیغام میں شائع ہوئی ہے۔ جناب موصوف کی اس تقریر کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں انہوں نے اپنے مخاطبین کو مال کی محبت چھوڑ دینے کی تلقین کی ہے دوسرا حصہ وہ ہے جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کے پیرووں کے عقائد کے متعلق غضب آمیز لہجہ اور دھوکہ دہ طریق سے ذکر کیا گیا ہے اور اسی کے متعلق ہمیں کچھ عرض کرنا ہے۔ تیسرا حصہ میں مولوی صاحب نے ان لوگوں کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں۔ جنہوں نے ان کی ایک لاکھ کی تحریک پر انہیں روپیہ دیا ہے۔

جس حصہ مضمون کے متعلق ہمیں اظہار خیالات منظور ہے وہ ہم اقتباس کر کے جناب مولوی صاحب ہی کے الفاظ میں درج ذیل کرتے ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"(۱) تمہیں جو دعا سکھائی گئی ہے۔ اس میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سکھایا گیا ہے۔ یعنی ہم کو ان لوگوں کا رستہ دکھا اور اس صراط مستقیم پر چلا۔ جو منعم علیہم لوگوں کا رستہ ہے۔"

(۲) "کیا یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ ہمیں اچھا اچھے کھانے دینا اور عمدہ عمدہ لباس عطا کر اور آرام و آسائش کے سامان عطا کر۔ ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں تو دہریوں اور کفار کو بھی حاصل ہیں۔ تو پھر کیا تم انکی راہ پر چلنے کی دعا کرتے ہو۔"

(۳) قرآن کریم نے اسکی تشریح دوسری جگہ خود کر دی ہے جیسا کہ فرمایا۔ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔

ان لوگوں کی راہ پر چلنے کی دعا سکھائی گئی ہے کہ جو نبی صدیق، شہداء اور صالح لوگوں کی راہ ہے۔

دعا تو تمہاری یہ ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل کر۔"

(۴) دین کی اشاعت میں اسوقت کس قدر مشکلات ہیں۔ ایک طرف خود حضرت صاحب کی جماعت کا ایک گروہ غلو میں مبتلا ہو کر دور نکل گیا۔ اور وہ اسلام جس کی خبر دینے کے لئے مسیح موعود آیا تھا۔ اسی اسلام میں ایک خطرناک تفریق اس گروہ نے پیدا کر دی کہ مسیح موعود کو ماننے والا مسلمان اور باقی سب دنیا کافر اس گروہ کے غلو سے ساری جماعت بدنام ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اور عام لوگ امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور سلسلہ کی مخالفت ترقی کر رہی ہے"...

میاں صاحب کے غالیانہ عقاید نے جماعت کو گمراہی میں ڈبویا اور ساتھ ہی سلسلہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔"

پہلے تین فقروں میں سورہ فاتحہ کی دعا اھدنا الصراط المستقیم کو پیش کر کے مولوی صاحب نے بتایا ہے۔ کہ اس میں عمدہ کھانے اور اچھے لباس کے لئے دعا نہیں سکھائی گئی۔ بلکہ ان لوگوں میں شامل ہونے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو نبی صدیق اور شہید ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ جب ہم ان میں شامل ہونے کی دعا کرینگے۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ کیا ہم ان میں داخل ہونگے یا نہیں۔ اگر ہونگے۔ یعنی ہم میں نبی۔ صدیق۔ شہید صالح ہونگے۔ تو پھر مولوی صاحب کا یہ خیال باطل ہو جاتا ہے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اگر ہمیں ان مدارج اربعہ میں سے کوئی درجہ نہیں ملیگا۔ یعنی ہماری شمولیت بطور ایک تماشائی کے ہو گی نہ بطور صاحب حال کے تو نعوذ باللہ یہ دعا فضول ٹھہرتی ہے۔ مگر مولوی صاحب نے دولتمندی اور دیگر دنیاوی عیش و آرام کے سامان تو اس دعا سے خارج کر کے بتایا ہے۔ کہ اس میں یہی روحانی مدارج حاصل کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اور جب اس دعا کی یہ غرض تو ضرور ہے۔ کہ یہ مدارج مسلمانوں کو حاصل بھی ہوں۔ ہم کہتے ہیں۔ فرض کیجئے اگر دولتمندی اور عمدہ لباس کی دعا ہوتی۔ تو ہمارے لئے اس کا کیا نتیجہ ہوتا۔ کیا یہ نہ ہوتا کہ ہم بھی دولتمند ہوتے۔ پس جب دولتمندوں کے ساتھ ہونے کی دعا کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہم اپنی سعی کے مطابق دولت سے حصہ پاتے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ یہاں ہمیں شمولیت کی دعوت دیکر اور دعا سکھا کر ان مدارج اربعہ میں سے بہترین مدارج جو ہیں۔ ان سے روک دیا جائے۔

فقرہ نمبر ۴ میں جناب مولوی صاحب نے ہمیں خالی قرار دیکر اسلام میں تفرقہ انداز ٹھہرایا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جناب والا وہ کونسا اسلام تھا۔ جسمیں ہم نے "غلو" کر کے افتراق ڈالدیا۔ اگر آپ کو مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ان الفاظ پر اعتماد نہیں۔ جن میں مسلمان کہلانے والوں کے اسلام کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور ان کی مذہبی حالت بیان کی گئی ہے۔ تو ان مسلمانوں کے اپنے اخبار (اہلحدیث وکیل) وغیرہ کو دیکھ لیجئے۔ ان میں کس صفائی کے ساتھ اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اسلام نہیں رہا۔ اور مسلمان اسلام سے بالکل دور ہو چکے ہیں۔

پھر کیا مسیح موعود کی آمد سے قبل مسلمان ایک مٹھی کی طرح بند ہوئے تھے۔ اور ان کی آواز ایک آواز تھی۔ ان میں فرقہ بندی اور کفر بازی اور کفر بیزی کا دور دورہ نہیں تھا ان میں مخالفوں سے زیادہ اپنے آپ میں روز تلواریں نہیں چلا کرتی تھیں۔ کیا ان تفرقوں کے باعث ان کے گھر بار عزت و ناموس اور سلطنت و حکومت تک غیروں کے ہاتھ میں نہیں چلی گئی تھی۔ کیا علماء کے فتووں لعنت کی طرح ایک دوسرے پر روزانہ نہیں پڑتے تھے۔ اگر یہ سب کچھ تھا اور فی الحقیقت تھا۔ تو پھر وہ کونسا اسلام تھا جسمیں آپ اتحاد بتاتے ہیں۔ اور وہ کونسا اسلام تھا۔ جو ایک سطح پر اکٹھا تھا جسمیں ہم نے تفرقہ ڈالدیا۔ جب کہیں ایسا اسلام ہی نہ تھا بلکہ مسلمانوں کا تفرقہ اور فساد ہی باعث تھا کہ خدا کی طرف سے کوئی مامور آئے۔ اور وہ خدا کا مامور آیا۔ اور اس نے اسی طرح پر جس طرح کفار عرب میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ نے

ایک ایک جماعت بنائی۔ اسی طرح اس نے مسلمان کہلانے والوں میں سے ایک جماعت بنائی۔ اور جس طرح آنحضرتؐ کے ان منتشر و پریشان لوگوں کو جمع کرنے کا صلہ قوم کی طرف سے حضور نبی اکرم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ملا تھا کہ ان ظالموں نے جو خود پریشان اور خانہ جنگیوں میں مبتلا اور ہر وقت شمشیر بکف رہا کرتے تھے۔ کہا کہ اے محمدؐ تو نے قوم میں فتنہ ڈلوا دیا۔ اسی طرح آج وہ لوگ جو کہہ رہے تھے۔ کہ ہم خانہ جنگی سے بہت تنگ آگئے ہیں۔ جب ان کو جمع کرنیوالا ایک مرد خدا آیا۔ تو ان مٹنے والوں نے کہدیا کہ آنے والے نے تفرقہ ڈالدیا۔ اور افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی جو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہوئے اب اسی اعتراض کو ہمارے خلاف دہرا رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود پر مخالفین کی طرف سے ہوتا چلا آیا ہے۔

مولوی صاحب کا ارشاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے عقائد نے سلسلہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس سے آپ کیوں پیٹے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ ناراض ہیں تو آپ کی بلا سے۔ اگر جماعت انگاروں پر سے گذر رہی ہے۔ تو آپ خوش رہیں۔ کیونکہ نہ آپ سے لوگ ناراض ہیں نہ آپ کیلئے دکھ دیئے جاتے ہیں۔ آپ تو اپنے عقائد کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم لوگ مرزا صاحب کو نبی ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ پھر آپ کو کسی کی مخالفت سے کیا تعلق۔ آپ اپنا کام کیجئے۔ ہاں جو لوگ مرزا صاحب کو نبی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ [illegible] اگر باوجود ان تبدیلیوں کے جو آپ نے غیروں کی مخالفت کے خوف۔ اور ان کو ساتھ ملا لینے کی امید پر کی ہیں۔ لوگوں کی مخالفت برداشت کرنی پڑی ہے۔ تو یہ آپ کی انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ مسیح موعود کو بھی چھوڑا۔ اور لوگ بھی خوش نہ ہوسکے۔ اس کشمکش سے نکلنے کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح موعود کا جو اعلیٰ درجہ ہے وہ آپ مانیں اور لوگوں پر ظاہر کریں۔ اس صورت میں اگر آپ کو تکالیف پہنچیں تو آپ خوش ہو کر ان کو برداشت کریں اور کہیں ؎

بجرم عشق تو ام میکشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

لیکن اگر بزدلی نے اتنی ہمت کو توڑ دیا ہے۔ اور ایمان کی پونجی کو ضائع کر دیا ہے۔ تو یہ راستہ بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ جب آپ اپنی زبان سے مسیح موعود کے متعلق ایک تعریفی لفظ بھی کہیں گے اپنی دانست میں بڑا تیر مارتے ہیں تو لوگ آپ سے خوش نہیں ہونگے۔ کیونکہ وہ آپ کو منافق سمجھنے پر مجبور ہیں۔ ان کے وہم میں بھی یہ نہیں آسکتا کہ ایک شخص کبھی "دجال" بھی کہتا ہو اور مسلم کی حدیث میں جس آنیوالے مسیح نبی اللہ کا ذکر ہے۔ اس کا مصداق بھی مانتا ہو۔

غرض یہ دو راہیں آپ کے سامنے ہیں۔ انہیں سے جو راہ آپ کو مرغوب و محبوب ہو۔ قبول کیجئے۔ اور مردانہ وار قبول کیجئے۔ ہاں یہ یاد رہے ایک میں دین کا حقیقی فائدہ ہے اور دوسرے میں دنیا کا موہوم فائدہ۔

دیوانہ پن یا اثر الہام

لنڈن ٹائمز کے مشہور نامہ نگار سر ویلنٹائن شیرول نے ہندوستان کی موجودہ حالت کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جسمیں انھوں نے عدم تعاون کے علمبردار مسٹر گاندھی اور مسٹر تلک کا آپس میں موازنہ کیا ہے۔ مسٹر گاندھی کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ مگر اس رنگ میں جس سے وہ خوبیاں خوبیاں نہ رہیں۔ مگر ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہاں ایک فقرہ جو مسٹر گاندھی کے متعلق نامہ نگار موصوف نے لکھا ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق چند الفاظ کہیں۔ نامہ نگار موصوف لکھتا ہے کہ:۔

"شاید مغرب کے کند ذہن باشندے مسٹر گاندھی کو دیوانہ سمجھکر خاطر میں نہ لائے۔ لیکن مشرق میں دیوانہ پن کے اثر کو الہام الہی کی ایک مزید نشانی سمجھے جانے کا اندیشہ ہے۔" (پیسہ ۲۹ جنوری)

ان الفاظ میں جہاں اہل مشرق کے عقل و فہم پر حملہ کیا گیا ہے وہاں ان مقدس ہستیوں کی بھی ہتک کی گئی ہے جنھیں خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے سرزمین مشرق سے منتخب کر کے اپنے الہام سے مشرف کرتا رہا ہے اور موجودہ زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرق سے ہی خدا نے برپا کیا ہے پھر لطف یہ کہ اہل مغرب جس برگزیدہ خدا کو خدا مان رہے ہیں اسکی پیدائش کا شرف بھی مشرق کو ہی حاصل ہے۔

کیا حضرت مسیح اور انکے حواری مشرق ہی کی سرزمین میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ کیا ان کا گوشت پوست مشرق میں ہی تیار نہیں ہوا تھا ان کے مشرق میں پیدا ہونے۔ مشرق میں ہی رہنے اور مشرق میں ہی ساری عمر گزار دینے کی ناقابل انکار حقیقت کو پیش کر کے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ "مشرق میں دیوانہ پن کے اثر کو الہام الہی کی ایک مزید نشانی سمجھے جانے کا اندیشہ" مشرقی لوگوں کی عادات اور خصائل کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ تو مشرقی لوگوں میں مسیح اور ان کے حواری بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اور ان کے متعلق کیا خیال جاتا ہے۔

ہمیں مغرب کے "کند ذہن" کا مشرق کے دیوانہ پن کو الہام کی نشانی قرار دینے سے کوئی تعجب نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر اہل مغرب روحانیات میں اسقدر "کند ذہن" نہ ہوتے۔ تو ممکن نہ تھا کہ ایک انسان کو خدا کا بیٹا اور خدا بنالیتے ہیں اور اپنے گناہوں کے بدلے اسکے مصلوب ہو جانے کا خیال کر کے اپنے تئیں نجات یافتہ سمجھ لیتے۔

نبی کے آنے پر ماننے اور نہ ماننے والوں کی علیحدگی

مخالفین کی طرف سے ہمارے خلاف جو باتیں بڑے زور کے ساتھ پیش کی جاتیں اور جن کے ذریعہ عوام کے جذبات کو بھڑکایا جاتا ہے۔ انہیں سے ایک یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے آکر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالدیا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اخبار وکیل نے حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھا تھا۔ کہ انہوں نے "شیرازہ قومی کی پراگندگی میں خاص طور پر مدد دی" اسکے متعلق "وکیل" کو بتا دیا گیا تھا۔ کہ چونکہ کسی نبی کے آنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پاک اور ناپاک الگ الگ ہو جائیں۔ اور ہر نبی کے وقت ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ اسلئے یہ کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ نادانی اور جہالت سے پہلے انبیاء پر بھی کیا جاتا رہا ہے۔

اب ۳ فروری کے "وکیل" میں ایک جلسہ کی جو روداد شائع ہوئی ہے اسمیں درج ہے کہ صاحب صدر نے حاضرین کو مخاطب کرکے کہا کہ "تمہارے اسلاف نے جب اس ندا کو سنا تو دل و جان سے لبیک کہا اتباع شریعت میں باپ نے بیٹے کی اور بیٹے نے باپ کی پروا نہ کی۔ اعلاء کلمۃ الحق میں جانیں لڑا دیں۔"

کیا ان الفاظ سے وہی بات ظاہر نہیں ہوتی جو بطور اعتراض حضرت مرزا صاحب کے خلاف پیش کی جاتی ہے۔ باپ کا بیٹے کی اور بیٹے کا باپ کی پروا نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان میں تفرقہ پڑ گیا تھا اور ...

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۳۰ر جنوری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

بیعت دو افغانی بھائیوں نے بیعت کی۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) دوست محمد صاحب علاقہ خوست (۲) سید محمد بزرگ۔

چونکہ یہ دونوں اُردو زبان نہیں جانتے تھے۔ اسلئے بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ مولوی غلام محمد صاحب افغان کہتے گئے۔

۳۱ر جنوری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

ہندوؤں میں تبلیغ ہندوؤں میں تبلیغ کے ذکر پر فرمایا آب ان میں سلسلہ تبلیغ شروع ہو گیا ہے۔ محمد امین صاحب (سابق ساگر چند) بیرسٹر کے بعد دو تین ولایت میں مسلمان ہوئے۔ مدراس میں دو ہندو مسلمان ہوئے۔ ایک ایف۔ اے کا طالب علم اور ایک کارخانہ دار۔ طالب علم نے اپنا نام خود ہی خلیل احمد رکھا ہے۔ کیونکہ حکیم خلیل احمد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک اس نے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا۔ دوسرے کے والد عیسائی ہو گئے تھے۔ یہ معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

(بعد نماز عصر)

احمدی بچوں کی بیعت شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی نے بعض لڑکوں کو جن کے والدین احمدی ہیں۔ بیعت کرنے کے لئے پیش کیا کیونکہ انہوں نے خود بیعت نہیں کی تھی۔

فرمایا:۔ احمدیوں کے بچے آپ ہی بیعت میں ہوتے ہیں۔ جب وہ احمدی کے گھر میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وقت ان کی بیعت ہو جاتی ہے ؂

یکم فروری ۱۹۲۱ء مسجد مبارک

(بعد نماز عصر)

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک نے جواب طلب خطوط سنانے شروع کئے۔ جنمیں سے پہلا خط ایک صاحب کا تھا جسمیں انہوں نے اپنا ایک خواب لکھ کر دریافت کیا تھا کہ میری یہ خواب رحمانی ہے یا شیطانی۔

اسکے جواب میں حضور نے لکھوایا:۔

رحمانی اور شیطانی خواب کی پہچان یہ تو اللہ جانتا ہے کہ یہ خواب شیطانی ہے یا رحمانی؟ ہاں اس کی پہچان دو طرح ہوتی ہے یا اسکی پہچان ایسے شواہد سے ہوتی ہے۔ جو اس میں ہوتے ہیں۔ یعنی اسمیں آئندہ کی خبر بتائی جاتی ہے۔ اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوتی ہے یا کوئی علم بتایا جاتا ہے۔ جو انسانی کوشش سے باہر ہوتا ہے۔ دوسرا ذریعہ رحمانی خواب کے پہچاننے کا وہ ملکہ ہوتا ہے جو ان لوگوں کے قلب کو حاصل ہوتا ہے۔ جو روحانیت کے رستہ پر چلنے والے ہوتے ہیں اپنی ابتدائی حالتوں میں ہی وہ پہچان لیتے ہیں کہ یہ خواب رحمانی ہے یا شیطانی۔ اس سے اوپر ترقی کرتے ہیں۔ تو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواب انکی رحمانی ہے یا نفسی۔ اس سے اوپر ترقی کرتے ہیں تو انکو معلوم ہوتا ہے کہ انکی رویا رحمانی ہے یا طبعی۔ پھر اور ترقی کرتے ہیں تو انکی رویا رحمانی رہ جاتی ہے گو ممکن ہو بعض حالات میں طبعی بھی ہو۔ یہی دو ذریعہ ہیں۔ جن سے رؤیا کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ آپکی رؤیا میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے پہچانا جائے کہ رحمانی یا شیطانی یا نفسی ہے یا طبعی۔ مجھے آپ کے قلب کا حال بھی معلوم نہیں۔ جس سے پتہ لگے کہ آپ کی رویا کیسی ہے اسکو آپ اپنے قلب کی حالت سے سمجھ سکتے ہیں۔

بس اس سوال کا جواب میرے علم و طاقت سے بالا ہے۔

اصحاب کہف کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب ایک صاحب کا سوال پیش ہوا کہ اصحاب کہف غار میں زندہ رہے یا مُردہ؟ فرمایا وہ زندہ تھے اور وہاں رہنے کی مدت چند سال سے زیادہ نہ تھی۔

ایک شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی وجہ ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ آپ نے فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے بعض لوگ اس بات پر مجھ سے ناراض ہیں کہ یہ میری شکایات کی وجہ سے ہوا ہے (مفہوم) اسکے جواب میں لکھوایا کہ ...... کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ تو وہ آپ کی کسی شکایت کی بنا پر نہیں بلکہ اس خط کی بنا پر ہے جو انہوں نے ڈیرہ میں خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کی طرف لکھا تھا اسکے بعض فقرات یہ ہیں کہ

"قادیان شریف کی گدی خلافت روز بروز ترقی پر رہیگی اور حضرت صاحب کو ظلی ہی سے مستقل اور مجازی نبی سے حقیقی نبی منوا کر امید ہے اسی قرن کو وسطی تشریعی نبی بنا دیا جائیگا اور پھر جو کثرت ہو گی مسجد اقصٰی اور قادیان شریف مسجد حرام اور کعبہ کی جگہ لے لیں کیونکہ منہا لکھ چکے ہیں کہ جج کا مطلب بھال ہو جاتا ہے اور شعر یہ آگے موجود ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے ؂ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
اس جلسہ پر اگر میاں صاحب اعلان کر دیں کہ قادیان کو قبلہ اور نیا کلمہ لا الٰہ الا اللہ احمد جری اللہ نہیں بنایا جاویگا۔ تو آئندہ نسلوں کیلئے غلو کرنے میں روک ہونے کا کافی ذریعہ ہو گا"

ان فقرات سے ثابت ہوتا ہے کہ انکے نزدیک ہم لوگ حضرت صاحب کو مستقل اور حقیقی نبی بنا رہے ہیں اور ۲۵ - ۳۰ سال تک تشریعی نبی بنا دینگے اور مسجد اقصٰی اور قادیان کو کعبہ کی جگہ دیدی جائیگی اور یہ کہ ان کے نزدیک اس امر کی ضرورت ہے کہ میں یہ اعلان کروں کہ قادیان کو قبلہ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ احمد جری اللہ نہیں بنایا جائیگا۔

کوئی شخص کسی ایسے شخص کی بیعت میں نہیں رہ سکتا جبکہ اسکی دیانت کی نسبت اسکے ایسے خیالات ہوں پس وہ ان فقرات کی وجہ سے اس بات کے مستحق نہیں ہیں کہ ہماری جماعت کے مستقل امام ہوں۔ جب تک وہ اگر اور کچھ نہیں تو اس شخص کو جس کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی ہے ایک معمولی دیانتدار شخص کا رتبہ دینے لگیں ؂

خدمت دین کے لئے لڑکے کا وقف کپتان عبد الکریم خانصاحب کا خط پیش ہوا جسمیں انہوں نے لکھا تھا کہ میں اپنا ایک لڑکے کو دین کی خدمت کیلئے وقف کرتا ہوں۔ حضور نے لکھوایا آپ کے ارادہ سے خوشی ہوئی۔ لڑکے کا وقف تب ہوگا جب بالغ ہو گا۔ ہاں آپ اسطرح تربیت کریں کہ وہ بڑا ہو کر دین کی خدمت کے قابل ہو اور اگر اس کا ارادہ آپکے ارادہ کے موافق ہو جائے تو اسکو خدمت دین کرنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

دارالامان میں ہجرت کرکے آنا ایک صاحب کا خط جو کھیور تحصیل کے رہنے والے ہیں پیش ہوا کہ قادیان آکر آباد ہونا چاہتے ہیں۔ اسکے جواب میں حضور نے لکھوایا پہلے استخارہ کریں اور پھر دیکھیں کہ انکے موافق یہاں کوئی کام ہے کہ نہیں اگر گذارہ کی صورت ہو جائے اور استخارہ کے بعد شرح صدر بھی ہو تو ہجرت کر سکتے ہیں۔

مباہلہ کھیل نہیں ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ ان کا قریبی رشتہ دار ... صاحب کو گالیاں دیتا ہے اور احمدیت کے متعلق مباہلہ کرنا چاہتا ہے۔

اسکے جواب میں لکھوایا کہ مباہلہ معمولی چیز نہیں۔ ... کہ خدا کرے ... دکھا کر۔ مباہلہ بڑی چیز ہے اور اسکی بڑی اغراض ... یہ کہ جس سے بحث ہوئی اس سے مباہلہ کر لیا۔ اگر اسی طرح یہ ہر دو مباہلہ کرنے لگے اور اللہ کا غضب نازل ہونے لگے تو دنیا تباہ ہو جائے۔ مباہلہ تب ہوتا ہے جب دنیا کو کسی قسم کا اس کا فائدہ پہنچنے کی امید ہو۔

بیقراری دل کا علاج ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ دل بیقرار رہتا ہے اور رنج و الم کا آماجگاہ بنا رہتا ہے۔ اس کا کوئی نسخہ بتایا جائے۔

فرمایا:۔ کہ علاج کرائیں یہ کمزوری کا نتیجہ ہے ؂

ایک پادری سے مباحثہ

جناب مولوی عمرالدین صاحب شملوی۔ حال مقیم دہلی کا خط پیش ہوا۔ جس میں انہوں نے ایک پادری سے مباحثہ کا حال لکھا تھا۔ حضور نے لکھوایا۔ کہ آپ نے اس کا جواب لکھا اچھا کیا۔ اگر وہ خاموش رہا۔ تو خیر اور اگر جواب دیا۔ تو میں آپ کو بتاؤنگا **کہ کس طرح اس کو پکڑنا چاہیئے** ۔

تعویز گنڈے کا دفعیہ

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کی سوتیلی ماں تعویذ کراتی رہتی ہے جن سے تکلیف ہوتی ہے۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ سوتے وقت سورۃ قل ھو اللہ۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر جسم پر مل لیا کریں۔ اور آیۃ الکرسی اگر شروع میں پڑھ لیں۔ تو اور بھی اچھا ہے۔

اس پر خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے عرض کیا۔ کہ آیا یہ سورتیں پڑھ کر کپڑوں کے اوپر سے جسم پر ہاتھ پھیرنا چاہیئے یا کپڑوں کے نیچے سے فرمایا نہیں کپڑوں کے اوپر سے۔

کرب نہ ہو

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ مصائب ہیں اور گھبراہٹ ہے دعا فرمایئے۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ میں دعا کرونگا۔ آپ اپنے دل میں بھی یقین پیدا کریں۔ کہ اللہ تعالٰے دور کر دیگا۔ گھبراہٹ اور کرب کے نتیجہ میں کبھی امن نہیں ہوتا۔ خدا تعالٰے خشوع کو پسند کرتا ہے۔ کرب کو نہیں کیونکہ کرب اپنے اندر مایوسی رکھتا ہے۔

پھر لکھوایا۔ کہ کرب سے میری مراد ایسی گھبراہٹ ہے جس سے انسان کی ہمت پست ہو جاتی ہے۔

کشف سنانا

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ (۱) کیا دوستوں کو اپنا کشف سنانا جائز ہے (۲) اور کیا غیر احمدیوں میں تبلیغ کے وقت اگر کوئی ان کے متعلق انذاری بات معلوم ہو تو بتانی درست ہے (مفہوم)

فرمایا کہ (۱) پسندیدہ نہیں۔ اس طرح بعض انسان کے دل میں عجب پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ کام ان کے لائق ہے۔ جو اخلاق رذیلہ کے حملوں سے بچے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا ایسے مقامات پر پہنچ چکتے ہیں۔ کہ دنیا ان کو اور عزت نہیں دے سکتی (۲) خواب جس میں انذار ہو۔ عام طور پر سنائی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس پر زور نہ دیا جائے۔

معانی قرآن کی صحت معلوم کرنے کے طریق۔

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ جو معنے قرآن کریم کے دل میں آئیں۔ اور وہ دل کو صحیح بھی معلوم ہوتے ہوں۔ ان کی صحت معلوم کرنے کا کیا طریق ہے۔ حضور نے لکھوایا کہ صحت کے معلوم کرنے کے تین ذرائع ہوتے ہیں۔ (۱) ان علوم سے پرکھا جاتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے کلام کی صحت یا غلطی معلوم کی جاتی ہے۔ (۲) یا عالم سے پوچھا جاتا ہے۔ (۳) یا قلب سلیم ملا ہوا ہوتا ہے۔ جو خود آگاہ کر دیتا ہے۔ اگر کسی اور نے وہ معنے کر دیئے ہیں۔ اور وہی قلب کے اندر ہیں۔ تو وہ صحیح ہیں۔

ترک حقہ اور حقہ چھڑانے والی گولیاں

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ انہوں نے حضور کی جلسہ کی تقریر کے بعد حقہ چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ کئی لوگوں نے چھوڑا ہے۔ میں نائب ایڈیٹر نے عرض کیا۔ کہ حضور اب تو حقہ چھوڑانے کی گولیاں بھی اشتہاروں میں نظر آتی ہیں۔ فرمایا۔ کہ ہاں میں نے بھی وہ اشتہار دیکھا ہے۔ یہ نامناسب ہے۔ ایسی دوائیاں فضول ہوتی ہیں۔ ہزار میں ایک آدھ ایسا شخص ہوتا ہوگا۔ جو بیماری کی وجہ سے پیئے۔ ورنہ عموماً لوگ یہ عادت یونہی ڈالتے ہیں۔

پھر مولوی رحیم بخش صاحب سے فرمایا۔ کہ مینیجر الفضل کو ہدایت کر دی جائے۔ کہ ایسے اشتہار نہیں چھپنے چاہئیں

ایک عجیب رویاء

حضور نے اپنی ایک رویاء سنائی۔ جو حضور کی نظر ثانی کے بعد درج ذیل کیجاتی ہے۔ فرمایا:۔

پرسوں ایک عجیب رویاء دیکھی۔ کہ گویا میں باہر سے آیا ہوں۔ اور خیال کرتا ہوں کہ شملہ سے آیا ہوں۔ یہ نہیں معلوم کہ ریل کی سواری ہے یا کس چیز کی۔ مگر وہ گاڑی گذر رہی ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ قادیان کی سڑک تو کچی ہے۔ پھر اس پر یہ گاڑی کیسے چل رہی ہے۔ میں نے جو نیچے نظر کی تو معلوم ہوا۔ کہ بڑی چوڑی اور پختہ سڑک نیچے ہے۔ حیران ہوں کہ کب یہ سڑک بن گئی۔ جب آگے بڑھے تو دیکھا۔ کہ بہت سی گاڑیاں جو کئی قسم کی ہیں۔ چلی آ رہی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا جلسہ کے ایام ہیں۔ جس گاڑی میں میں سوار ہوں وہ موٹر ہے یا کیا ہے۔ جب میں آگے آیا۔ تو بہت سی دوکانیں نظر آئیں۔ اور آگے شہر میں آیا تو بہت سے آدمی نظر آئے۔ اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ بڑا چوڑا بازار ہے اور لوگ دوکانوں سے نکل نکل کر کھڑے ہو رہے ہیں۔ میری گاڑی پاس سے چلتی جاتی ہے۔ اس کو روکتا ہوں۔ کہ کہیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔ شہر بھی پختہ ہے۔ اور ہجوم آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور میں سب کو سلام علیکم سلام علیکم کہتا جاتا ہوں۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے ہم اس اپنے چوک میں آ گئے۔ لیکن اس کی موجودہ شکل نہیں۔ بلکہ بہت بدل گئی ہوئی ہے۔ اس جگہ ایک مکان کوٹھی کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ اور اس کے آگے عمدہ اور خوبصورت صحن ہے اور مکان کے سامنے ایک وسیع برآمدہ ہے۔ وہاں والدہ صاحبہ (حضرت ام المومنین) اور ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بھی ہیں۔ میں نے وہاں پانی منگایا۔ کہ وضو کر دوں۔ کیونکہ عصر کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ پھر ذرا نظارہ بدلا اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ وہیں ایک شخص مخالفین کی نسبت سخت لفظ کہتا ہے۔ میں اس کو کہتا ہوں۔ کہ نرمی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ اور پھر اس کو اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ دیکھو میرا ان لوگوں سے یہ سلوک ہے۔ کہ میں نے ایک دفعہ دو مخالفوں کو دیکھا۔ کہ وہ ایک ایسی جگہ پر پڑے ہیں جو بہت ڈھلوان ہے اور خطرہ ہے۔ کہ وہ ذرہ سی حرکت سے ایک عمیق غار میں جا گرینگے۔ اور ان تک پہنچنے کا راستہ بھی خطرناک ہے۔ اور گویا وہاں تک جانے میں تو بعید ہلاکت کا احتمال ہے۔ مگر میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہاں گیا۔ اور ان دونوں کو بچا لایا۔ (رویا میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں آدمی پیغامی ہیں۔) جس وقت میں یہ واقعہ اس شخص کو سنا رہا ہوں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس جگہ کا میں نقشہ کھینچ رہا ہوں۔ اس کا نظارہ اس کوٹھی کے سامنے برآمدہ کے نیچے پیدا ہو گیا ہے۔

اس نے مجھکو کہا۔ کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں۔ وہی طریق ہو گا

مگر مجھے رؤیا میں یہ بتایا گیا ہے کہ فلاں شہر کے فلاں آدمی کو لٹا کر اس کی گردن پر چھری پھیر کر اس پر مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھی جائیگی۔ اور جس وقت وہ یہ رؤیا سناتا ہے ساتھ ہی اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس نظارہ کی نقل بھی کرتا ہے۔ میں نے اسکو کہا کہ ہاں بعض حالات میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور وہ تہجد کا وقت تھا۔ اس وقت میں نے اپنے گھر کے لوگوں کو بھی جگایا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس وقت خواب دیکھ رہی تھی۔ چنانچہ انھوں نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ پلنگ پر بیٹھے ہیں۔ اتنے میں آپ پر غنودگی طاری ہوئی۔ اور آپ لیٹ گئے ہیں اور ایک عورت میرے پاس بیٹھی ہے۔ اور اس نے مجھے کہا۔ کہ اس وقت ان کو آواز نہ دینا۔ یہ خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ گویا اس خواب کی تصدیق بھی ہو گئی۔

فرمایا۔ میں اس شہر اور اس شخص کو جانتا ہوں۔ جس کا اس میں ذکر ہے۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ وہ پیغامی ہے۔

۲- فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

ایک گاؤں سے ایک نام نہاد مولوی کا رقعہ پیش ہوا۔ جسمیں مباحثہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ اس کے جواب کے لئے حضور نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا کہ لکھ دیں ہمارا آدمی پہنچ جائیگا۔ آپ چلے نہ جائیں کہ ہمارے آدمی کو آپ کی تلاش کرنی پڑے۔ اور یہ بھی کہ اگر آپ چلے گئے تو جہاں جائینگے۔ وہیں ہمارا آدمی پہنچ جائیگا۔

فرمایا یہ شخص جو رقعہ لایا ہے۔ اس سے دستخط لے لئے جائیں کہ میں نے اس مضمون کا رقعہ وصول کیا۔ کیونکہ عموماً یہ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ باوجود جواب دینے کے مشہور کر دیا کرتے ہیں کہ ہمیں جواب ہی نہیں دیا گیا۔

فرمایا۔ مباحثہ کے لئے ہماری طرف سے فلاسفر اسیان الدین صاحب المعروف فلاسفر جائے اور لوگ بھی ساتھ چلے جائیں۔ ہماری طرف سے جو بیہودہ اعلان کرتے کہ بھائیو جیا عالم تم نے بحث کیا ہم اسکے مقابل میں فلاسفر کو پیش کرتے ہیں کیونکہ

خطبۂ جمعہ

احمدیوں سے چندے مانگنے میں ہمت نہ ہارنی چاہیئے

از حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ر فروری ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ اور آیت شریفہ یٰبنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ ، انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون (سورہ یوسف رکوع ۱۰) کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

یوسف ابن یعقوب حضرت یعقوب کے بیٹے جو خود بھی نبی تھے حضرت یوسف ان کا واقعہ قرآن میں ہے۔ کس طرح ان کے بھائیوں نے گھر سے نکالا اور ان کو کنوئیں میں ڈالا۔ اور کنوئیں سے جب وہ نکالے گئے۔ تو قافلہ والوں کے ہاتھوں ان کو بھائیوں نے بیچا اور پھر قافلہ والوں نے ان کو مصر میں جا کر بیچ دیا۔ پھر اسی میں بتایا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے ان کو ترقی دی۔ اور عزت کے عہدہ پر ان کو سرفراز کیا۔ اور حکومت کا ان کو وزیر بنا دیا۔ اور پھر کس طرح ان کے دل کی تڑپ پر نظر فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائیوں کو ان کے پاس پہنچا دیا۔ پھر یہ ظاہر کیا ہے کہ کس طرح بھائیوں نے جھوٹ موٹ باپ کو ان کی موت کا یقین دلانے کے لئے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ لیکن یعقوب علیہ السلام خدا کی دی ہوئی اطلاع کی بنا پر جانتے تھے۔ کہ یہ ان کا بیان غلط ہے۔ اور اس واقعہ پر سالہا سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔ مگر یعقوب پھر بھی اس گمشدہ بچہ کے لئے کہتا ہے۔ کہ جاؤ اسکو تلاش کرو۔

یہ اتنی مدت تھی۔ کہ اس میں انسان گمان کر سکتا ہے کہ ممکن ہے۔ وہ مر گیا ہو۔ یا خدا جانے اس عرصہ میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہو۔ لیکن یعقوب بیٹوں کو کہتا ہے۔ کہ اگرچہ بیس پچیس سال کا عرصہ ہی گذر گیا ہے۔ تم تلاش کرو۔ اور اس سے مایوس نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا کافر قوم کا کام ہے۔ مومن کچھ بھی حالات ہو جائیں۔ کبھی بھی اپنے خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا خدا کی ذات ایسی کامل ہے۔ کہ اس کے متعلق کسی کام کی نسبت نہیں گمان کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں مایوسی ہے

رجوع موتیٰ کیوں ناممکن ہے مردوں کے زندہ کرنے کے متعلق خدا نے عہد کیا ہے کہ مردوں کو اس جہان میں دوبارہ زندہ نہ کرے۔ پس ہم جو کہتے ہیں کہ خدا یہاں مردہ زندہ نہیں کرتا تو اس کے محض یہ معنے ہیں کہ خدا کہتا ہے۔ کہ وہ یہاں مردہ زندہ نہیں کرتا۔ ورنہ اگر اس کا عہد نہ ہوتا۔ اور یہی بات نہ کہتا۔ تو ہم کبھی نہ کہتے کہ وہ مردے زندہ نہیں کرتا۔ پس خدا کو مانتے ہوئے کسی بات کی نسبت کہنا کہ ناممکن ہے۔ درست نہیں۔ یعقوب علیہ السلام کا قول نقل فرمایا۔ کہ انھوں نے کہا کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتا۔ مگر کافر۔ جب تک سنت اللہ کے خلاف نہ ہو کسی بات کو ناممکن کہنا سراسر غلطی ہے۔

قرآن کا لفظ لفظ ہدایت ہے یہ واقعہ تھا جو گذر گیا۔ لیکن خدا کی کتاب قصہ کی کتاب نہیں۔ بلکہ انسانوں کی ہدایت کیلئے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ یوسف کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جس طرح یہ تمام واقعہ مجموعی صورت میں انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اسی طرح یہ آیت جو اس تمام سورۃ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ایک ہدایت ہے جس طرح تمام قرآن ہی ہدایت ہے۔ اسی طرح اس کی ہر ایک سورۃ بھی ہدایت ہے۔ اور ہر ایک سورۃ کا ہر ایک رکوع اور ہر ایک رکوع کی ہر ایک آیت اور ہر ایک آیت کا ہر ایک لفظ بھی ہدایت ہے۔ اور یہ مختلف سلسلے ہوتے ہیں۔ اور انہیں سے ہر ایک سلسلہ ہدایت ہے۔

یوسف کا واقعہ آنحضرت کے لئے بطور پیشگوئی ہے یہ آیت جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ یوسف علیہ السلام کے واقعہ کی ایک شاخ ہے۔ اور ہدایت ہے۔ اور یہ تمام واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور پیشگوئی کے ہے۔ اور یہاں اسمٰعیل کو ان کے چچا کی اولاد کا ایک واقعہ یاد دلایا ہے۔ کہ تمہارا بھی ایک یوسف ہے جس کو تم کھوئے ہوئے ہو۔ اور وطن سے نکال رہے ہو۔ اسلئے

اُن کو اُن کے چچا یعقوب کی نصیحت یاد دلائی کہ جاؤ اور تم بھی اس یوسف کی تلاش کرو۔ اگرچہ تمہاری شرارت سے یوسف گم ہو گیا۔ مگر جب تم اس کو تلاش کروگے۔ تو اس کو پاؤگے۔ چنانچہ مکہ والوں نے جب اس یوسف کو تلاش کیا۔ تو اس کو پا لیا۔

ہر ایک شخص کا ایک یوسف ہوتا ہے

پس یہ یوسف کا تمام واقعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتا ہے۔ مگر یہ آیت اپنی ذات میں حکمت ہے اور ہدایت ہے۔ یعقوبؑ کا یوسف گم ہو گیا تھا۔ یعقوب بیٹوں کو کہتا ہے۔ کہ تم اس کی تلاش میں گھبرا مت جانا۔ ایسے ہی ہر انسان کا بھی ایک یوسف ہوتا ہے۔ اور ہر ایک شخص کا جو مدعا ہوتا ہے۔ وہی اس کا یوسف ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص کا پیارا اس کا یوسف ہوتا ہے۔ یوسف کیا تھا یعقوب کا پیارا تھا۔ ہر کام جو انسان کرتا ہے۔ وہ اس کا یوسف ہوتا ہے۔ جب اس کام میں مشکلات آجاتے ہیں۔ اور مقصد دور ہو جاتا ہے۔ تو گویا وہ یوسف گم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ شخص ان مشکلات سے گھبرا کر کام چھوڑتا ہے۔ تو وہ یوسف کو پانے سے محروم رہتا ہے۔ اور اگر وہ گھبراتا نہیں۔ تلاش و جستجو اور کوشش جاری رکھتا ہے۔ تو اس کا یوسف مل جاتا ہے۔ اور اس کا وہ کام ہو جاتا ہے اور وہ اپنے مدعا کو پا لیتا ہے ؛

یعقوب اور اخوان یوسف صفت بھائی

کام کرنے میں بہت سے شخص یوسف کے بھائیوں کی طرح مایوس ہو کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ وہ اپنے مقصد کو نہیں پا سکتے۔ مگر جو یعقوب صفت لوگ ہوتے ہیں۔ وہ آخر دم تک کوشش جاری رکھتے ہیں۔ اور ہمت نہیں ہارتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے مقصد کو ضرور پا لیتے ہیں۔ کئی ہوتے ہیں۔ جو اپنے مقصد اور مدعا کے حصول میں یوسف کے بھائیوں کی طرح مشکلات سے گھبرا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کئی ہوتے ہیں۔ جو یعقوب کی طرح مایوسی سے بچ کر کام کرتے ہیں۔ اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہیں اور آخر کامیاب ہو جاتے ہیں ؛

اثر پذیری کے لحاظ سے لوگوں کے درجے

میں یہ نظارہ روز دیکھتا ہوں کہ لوگ تھوڑی تھوڑی ناکامی پر مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کسی کو نصیحت کرتے ہیں۔ اور وہ نہیں مانتا۔ تو مایوس ہو کر اسکو نصیحت کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے بہت کو دیکھا ہے کہ اگر کامیابی کے رستہ میں ذرا سی بھی مشکل آجائے۔ تو وہ ہمت ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان پر کسی نصیحت کا اثر دیر میں ہوتا ہے ہدایت ہی کو دیکھو۔ بعض لوگ مخالف ہوتے ہیں۔ اور شدید مخالف۔ مگر آخر وہ مان لیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی عمرو ابن العاص کا واقعہ ہے جو بہت بڑے اسلامی جرنیل تھے۔ وہ انیسؔ سال تک آنحضرتؐ کے سخت مخالف رہے۔ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ مخالفت کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قابل نفرت انسان مجھے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ مگر جب میں مسلمان ہوا تو میری یہ حالت ہوئی۔ اور آپ کی محبت میرے دل میں اتنی پیدا ہوئی۔ اور آپ کو جو خداداد حسن ملا تھا۔ اس کا مجھ پر اتنا رعب پڑا۔ کہ میں مسلمان ہونے کے بعد کبھی آنکھ اٹھا کر آپ کو نہیں دیکھ سکا۔ اب اگر آپ کا حلیہ کوئی شخص مجھ سے دریافت کرے۔ تو میں نہیں بیان کر سکتا۔

اگر ہم لوگوں میں تلاش کیا جائے۔ تو کم لوگ موجود ہونگے۔ جنہوں نے ۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس علیہ السلام کی بیعت کی ہوگی۔ پھر ان سے زیادہ وہ ہونگے۔ جنہوں نے ۱۸۹۲ء میں بیعت کی ہوگی۔ پھر اسی طرح اور وہ بہت ہونگے۔ جنہوں نے خلیفہ اول رض کے وقت میں بیعت کی۔ اور اسی طرح میرے وقت میں۔ اگر ان سے دریافت کیا جائے۔ تو بہت سے بتائینگے۔ کہ وہ بیعت کرنے سے پہلے احمدیت کے سخت دشمن تھے۔ اور احمدیت کے مٹانے کے درپے رہتے تھے۔

اب اگر وہ لوگ جو ایسے لوگوں کو سمجھانے کے پیچھے پڑے رہے۔ ان کی اس مخالفت کو دیکھتے اور ہمت ہار بیٹھتے۔ تو کیا یہ لوگ سلسلہ میں داخل ہو جاتے۔ مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ ان کے پیچھے لگے رہے آخر انہوں نے ہدایت پائی ؛

اسی طرح دوسرے کاموں میں بھی ہوتا ہے۔ ایک زمانہ ہندوستان میں مسلمانوں پر ایسا تھا۔ کہ انگریزی پڑھنا کفر خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن پھر ایسا تغیر آیا کہ جو انگریزی پڑھتے تھے۔ ان کو "قبل اعوذ فے"۔ "دقیانوسی" اور "دو ہزار سال پہلے کے" وغیرہ۔ اسی قسم کے بیسیوں نام دئے جاتے تھے۔ لیکن اب پھر اس کے خلاف ایک رو چلی ہے۔ اور اب انگریزی پڑھنے کو قابل نفرت اور یونیورسٹیوں کو لعنت قرار دیا جا رہا ہے۔

پس ہر ایک کام کے ساتھ یہ بات لگی ہوئی ہے۔ کہ جو کوشش کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ جب تم نصیحت سے باز نہ آؤگے تو آخر تمہاری فتح ہوگی۔ اور اگر چھوڑ بیٹھوگے۔ تو اپنی کمزوری ثابت کروگے۔ جو شخص اپنی کمزوری کو دوسروں کے سر تھوپتا ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ یعنی نصیحت کرتا ہے یا کوئی اور کام کرتا ہے۔ مگر لوگ اس کی نصیحت کو نہیں مانتے یا اس کا ساتھ نہیں دیتے۔ تو یہ ان کو برا کہتا ہے۔ یہ اس کی غلطی ہے۔ اصل میں یہ اس کی کمزوری ہے۔ کہ اس نے نصیحت اور وہ اچھا کام چھوڑ دیا۔ ایسی باتوں سے تو انتظام کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو ایک آدھ دن میں مانتے ہیں۔ اور ایک وہ جو ایک آدھ مہینہ میں۔ بعض دو مہینہ میں۔ بعض سال میں دو سال میں۔ بعض دس بیس۔ تیس سال میں۔ بعض اس سے بھی زیادہ مدت میں مانتے ہیں پس جو کسی شخص کو نصیحت اسلئے چھوڑتا ہے۔ کہ وہ اس کی مانتا نہیں۔ وہ غلطی کرتا ہے کیونکہ جس وقت اس شخص نے ماننا تھا۔ اسوقت تک اس نے نصیحت نہیں کی۔ جب اتنی نصیحت نہیں کی تو وہ کیسے مان لیتا ؛

حضرت خلیفہ اول ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ میں نے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی سنا ہے۔ کہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے ایک شاگرد جو بعد میں ان کے خلیفہ بھی ہوئے۔ اپنی پہلی زندگی میں وہ ایک جگہ شراب پی رہے تھے۔ اتفاق سے حضرت نظام الدین بھی ادھر سے گذرے۔ دیکھا تو فرمایا کہ چراغ! یہ کیا۔ وہ [illegible] اٹھے۔ اور ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے فسق نے آپ کے زہد کی ہتک کی۔ یعنی یہ حالت فسق ابھی بڑھی ہوئی ہے۔ تب آپ کے زہد کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہمت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ عشق [illegible] زہد کی

ہو۔ اتنا ہی ادھر سے چستی اور ہمت ہو۔ تب وہ مانتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص کی سستی کی وجہ سے کام چھوڑتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ ہمت ہارتا ہے۔ اور سستی کرتا ہے۔

چندہ کے محصل

میں نے ابھی جو پہلے دنوں مشورہ کیا۔ اس سے بھی معلوم ہوا۔ اور جو باہر سے رپورٹیں آتی ہیں۔ ان سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ چندہ میں بہت سے لوگ شامل نہیں ہوتے۔ اگر پورا چندہ کرتے۔ تو ہمیں زائد چندے نہ کرنے پڑیں اور ہماری مالی مشکلات دور ہو جائیں۔ اگر ان لوگوں سے جو چندہ نہیں دیتے۔ چندہ نہ دینے کے اسباب کو معلوم کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ چند بار محصل کوشش کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص کچھ نہیں دیتا تو اس کو سست اور بے پروا کہکر چھوڑ دیتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ بجائے ان لوگوں کو جو ان سے دو چار دفعہ جانے سے چندہ نہیں دیتے۔ سست ثابت کرنے کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ خود سست ہیں۔ کیا وہ اپنے آپ کو بھول گئے۔ کہ انہیں سے کئی سالہا سال تک حضرت مسیح موعود کے مخالف رہے تھے۔ اور بہت عرصہ کے بعد ان کو ہدایت حاصل ہوئی تھی۔

پس چاہیئے کہ جب تک کوئی شخص احمدیت کا دعویٰ کرتا ہے مرتے دم تک ہر ماہ بغیر ناغہ چندہ کے لئے اس کے پاس جانا چاہیئے۔ اور سلسلہ کی ضروریات سے اسکو آگاہ کرنا چاہیئے۔ قیامت کے دن تم سے یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تم نے کتنے لوگوں کو منوایا۔ بلکہ تم سے محض یہ سوال ہوگا کہ تم نے کتنے لوگوں کو حق سنایا۔ پس ہمارا کام محض حق سنانا ہے اور ہمیں اس سے باز نہیں آنا چاہیئے۔

ایک اور بزرگ کا قصہ حضرت خلیفۃ اول رض سنایا کرتے تھے کہ ان کا ایک مرید ان کو ملنے کو آیا۔ اور کچھ پاس ٹھیرا ان بزرگ نے رات کو دعا کی۔ انکو جواب ملا کہ تیری دعا قبول نہ ہوگی اس شخص نے بھی یہ آواز سنی پہلے دن تو وہ خاموش رہا دوسرے دن بھی ان بزرگ سے یہی معاملہ ہوا۔ انہوں نے دعا کی مگر جواب ملا کہ تیری دعا نامنظور ہے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب وہ شخص نہ رہ سکا۔ اور اس نے کہا کہ جب آپکو تین دن سے یہ جواب مل رہا ہے۔ پھر آپ کیوں دعا کرتے ہیں انھوں نے کہا۔ نادان تو نہیں جانتا کہ میرا کام صرف مانگنا ہے اسکا کام یہ ہے کہ چاہے تو دے چاہے نہ دے۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ وہ اپنا کام کرتا ہے۔ تو تین دن میں گھبرا گیا۔ میں بیس برس سے یہ جواب سن رہا ہوں۔ جب ان بزرگ نے یہ جواب دیا تو ان کو الہام ہوا۔ کہ ہمیں تیرا یہ جواب پسند آیا۔ اسلئے تو نے اس بیس برس کے عرصہ میں جس قدر دعائیں کی ہیں۔ وہ سب منظور۔

اپنا فرض آخر دم تک ادا کرو۔

نادان ہے۔ جو کوشش کو چھوڑتا ہے۔ کوشش کرنا ہمارا کام ہے۔ منوانا اسکا کام ہے ہمارا نہیں۔ میں تمام قادیان والوں اور باہر کے احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ چندہ مانگنے سے باز نہ آئیں۔ جب تک کہ ایک شخص احمدی کہلانے کا مدعی ہے۔ خواہ وہ پندرہ سال تک چندہ نہ دے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کی برکت سے اس شخص پر بھی رحم کرے اور یہ اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہوں اور ان کی کامیابی یہی ہوگی کہ وہ شخص چندہ دینے لگے۔

چندہ کیلئے انتظام

جس طرح میں نے پہلے جمعہ کو تبلیغ کے لئے کہا تھا۔ کہ انجمنیں بنائیں اور نظام قائم کریں۔ اسی طرح میں مالی حالت کے متعلق کہتا ہوں کہ باقاعدہ اور مسلسل کوشش ہونی چاہیئے۔ اور چندہ لینے والوں کو ہر ایک شخص کے پاس پہنچنا چاہیئے۔ اور ساری عمر فوت ہونے تک پہنچنا چاہیئے۔ اگر وہ تمہاری بات نہیں مانیگا تو خدا کے حضور جوابدہ وہ ہوگا۔ اور اگر تم سستی کروگے اور ہمت ہار دوگے۔ تو اس ہمت ہارنے کا تم سے سوال کیا جائیگا۔ پس مایوس مت ہو۔ کہ مایوسی دین کے کام میں کفر تک پہنچاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ واری ادا کریں اور اپنی ذمہ واری ادا کرنے میں دوسرے کی سستی کو دیکھ کر سست نہ ہو جائیں۔ ہمارے ہر کام میں خدا کی رضا مدنظر ہو اور ہمارا ہر قدم اسکو خوش کرنے کے لئے ہو۔ اور ہمارا ہر قدم آگے بڑھے۔

جب یہ خطبہ شروع ہوا تھا۔ بارش کسی قدر ہو رہی تھی مگر آخری حصہ میں زور ہو گیا تھا۔ جب حضور منبر پر خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔

"اگر آج مسجد کے منتظمین سائبانوں کا انتظام کر دیتے تو لوگوں کو اسقدر تکلیف نہ ہوتی" یہ فرماکر حضور منبر پر اس وقت تک کھڑے رہے۔ جب تک کہ تمام لوگ مسجد کے چھپر میں نہ داخل ہو گئے۔ اور کچھ دروازہ کے پاس کے حصہ میں نہ چلے گئے۔ اور صفیں بہت تنگ بنائی گئیں اور لوگوں نے ایک دوسرے کی پیٹھوں پر سجدہ کیا۔

۱۷ر جنوری کا اخبار نور

پروفیسر رام دیو صاحب نے آریہ سماج لاہور کے گذشتہ جلسہ پر دیگر مذاہب کے ساتھ اسلام پر جو اعتراض کئے تھے ان کے جواب میں مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے اپنے اخبار مورخہ ۱۷ر جنوری میں ایک مفصل مضمون لکھکر ثابت کیا ہے۔ کہ اعتراض کرنے کا جو رنگ پروفیسر صاحب نے اختیار کیا ہے۔ اسکے رو سے سب سے زیادہ قابل اعتراض مذہب ویدک دھرم ہی قرار پاتا ہے۔ اسکے ثبوت میں آریوں کی کتب اور ان کے مانے ہوئے لیڈروں کے حوالجات پیش کئے گئے ہیں۔ ہر ایک اعتراض پر الگ الگ روشنی ڈالی گئی ہے۔ احباب ۳ر فی کاپی کے حساب سے اس پرچہ کو منگوا کر مستفیض ہوں اور آریوں میں تقسیم کریں۔

صیغہ تعلیم و تربیت کا اعلان

دفتر نظارت تعلیم و تربیت قادیان کے ساتھ خط وکتابت کرتے وقت ناظر یا نائب ناظر یا کلرک کا نام نہ لکھا جائے۔ بلکہ حضرت ناظر تعلیم و تربیت لکھ دیا کریں ورنہ جواب میں دیر ہو کر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

خاکسار

ناظر تعلیم و تربیت قادیان دارالامان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

بیاض نورالدین رضؓ

میرے والد ماجد حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی طبی معلومات ایک دفعہ مجربات نورالدین کے نام سے شایع ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ بیاض جو اس وقت پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد کی لکھی ہوئی اور حضرت قبلہ کے آخری سالوں کی محنت ہے۔ اور اب تک کئی دفعہ اس کے چھپوانے کا ارادہ ہوا۔ لیکن کچھ حالات ایسے پیش آتے رہے کہ کام پورا نہ ہو سکا۔ اب خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے۔ اس کام کو باقاعدہ شروع کیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ "رفیق حیات" میں باقاعدہ آٹھ صفحات پر شایع ہوتی رہے گی۔ چونکہ حضرت والد ماجد کی بیاض میں بعض جگہ خاص طبی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ اس لئے فائدہ عام کے لئے حکیم غلام محمد صاحب شاگرد خاص حضرت والد ماجد اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے مختصر نوٹ بھی شامل کئے گئے ہیں۔ میں حکیم صاحب اور مولوی صاحب دونوں کا مشکور رہوں۔

عبدالسلام ابن نورالدین اعظم

رسالہ رفیق حیات

قیمت سالانہ پیشگی عہ

ماہ فروری سے یہ رسالہ خاص شان سے نکلے گا۔ علاوہ بیاض مذکورہ بالا کے علمی اور ادبی مضامین نہایت دلچسپ اور بہترین شایع ہونگے۔ مکرم فاضل اجل میر محمد اسحاق صاحب کے مضمون اسرار حدیث کا ایک سلسلہ بھی اس میں شروع کیا گیا ہے۔ جس میں کلام نبوی صلعم کی حکمت اور فلسفہ بیان ہوگا احباب کو چاہیئے۔ کہ دس فروری سے پہلے درخواستیں خریداری مع قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ بعد میں نامکمل جلد کی تکمیل مشکل ہوگی؛

محمد فخرالدین ملتانی مینیجر رسالہ رفیق حیات۔ قادیان

البیان الکامل فی تحقیق السل والدق

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ہاؤس سرجن انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی اخبار کا حوالہ ضرور دو۔ مجلد للعہ غیر مجلد للعہ محصول لہ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ ہوگی۔ کتاب مصنف سے ملسکتی ہے۔

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ مخمان۔ کاسی ریشک سوسے۔ سلک۔ گوٹہ۔ لچکے۔ پتری بنارسی پائیدار۔ فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فور آسکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمایئے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری تسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ تسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے بشرط ناپسند پہنچنے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جسمیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہاری لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا ہے صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے جو ایک مسلمان کا فرض ہے۔ فقط

المشتہر۔ عبدالحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا نورالدین صاحب

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کے اعصابی کمزوری ضعف، درد کمر و زانو۔ وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔

تازہ شہادت میاں صفدر علی صاحب قادیان میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ از حد فائدہ ہوا قیمت عہ

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑوال۔ سرخی چشم۔ ابتدائی نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے مفید ہے۔ تولہ عہ

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے سالہا سال کا تجربہ ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

دہلی میں چار مسلمانوں کی افسوسناک موت

دہلی ۲۸ جنوری کو جامع مسجد کے قریب ایک خوفناک فساد وقوع پذیر ہوا جس میں چار آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ اس تنازعہ کا یہ سبب ہے کہ مسلمانوں کے دو فرقوں کے درمیان غیر معمول طریقہ پر مذہبی امور کے متعلق بحث وتمحیص شروع ہوئی۔ اور کہتے ہیں کہ فریقین نے ایک دوسرے کے عقائد پر بدکلامی کی۔ پہلے تو پرجوش طریقہ پر زبانی ہی ردوکد ہوتی رہی۔ لیکن جلدی دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ اور اسکے بعد بڑے بڑے چاقو استعمال کئے گئے۔

مسٹر گاندھی کے پیرو

مسٹر گوپال؟ اور پانچ دوسرے آدمی بعدالت سشن جج جھانسی ایک ڈاکہ کے معاملہ میں ماخوذ ہوئے تھے۔ اور انہیں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی تھی۔ اب الہ آباد ہائی کورٹ نے ان کا مرافعہ منظور کر دیا ہے۔ ملزمین نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ وہ مسٹر گاندھی کے پیرو ہیں۔ اور ان کی خواہش تھی۔ کہ حکومت کو خوفزدہ کر کے اپنے ملک کی خدمت کریں۔ چنانچہ انہوں نے پہاڑیا میں ٹیلیگراف اور نہر کے ٹیلیفون کا تار کاٹ دیا۔ ارادہ تو یہ بھی کیا گیا تھا۔ کہ یورپین فوج کی سپیشل ٹرین کو پٹڑی سے اتار دیں اور خزانہ لوٹ لیں۔ لیکن اس ارادے میں کامیابی نہ ہوئی۔ لہذا انہوں نے ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے۔

کنانور

(کالیدار) سے خبر ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک مسجد سے چند موپلوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ یہ لوگ مسجد میں جوا کھیل رہے تھے۔ ایک جواری نے سپرنٹنڈنٹ کو مار ڈالنے کا قصد کیا۔ جس پر صاحب بہادر نے تمنچہ سے فائر کیا۔ موپلہ زخمی ہو کر ہسپتال بھیجا گیا۔

مسٹر ہادی کو ایک سال کی سزا

مسٹر محمد ہادی سیکرٹری خلافت کمیٹی جھانسی کا مقدمہ ۲ فروری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھانسی کے سامنے پیش ہوا۔ عدالت نے مسٹر محمد ہادی کو ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا ہے۔

غلط نویس ڈپٹی مجسٹریٹ

حال میں سر گرم ووڈ میرس چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ کے دوران میں فرمایا۔ کہ اس مقدمہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ کا جو فیصلہ داخل کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۴۳ انگریزی املا کی غلطیاں ہیں۔ اور ۱۳ ایسے جملے ہیں جن کا کوئی مفہوم نہیں ہے۔

لارڈ سنہا کا پہلا دورہ

ہز اکسلنسی لارڈ سنہا گورنر صوبہ بہار واڑیسہ اپنے صوبہ کے دورہ پر ۱۶ فروری کو روانہ ہونگے۔ مونگیر اور بھاگلپور تشریف لے جائیں گے۔ ان مقامات میں ہز اکسلنسی کا ورود پبلک ہوگا۔

ترنتارن میں ہنگامہ

گوردوارہ ترنتارن میں انتظامی کمیٹی اور وہاں کے پجاریوں کے درمیان ایک شدید ہنگامہ ہوا۔ جس میں کئی آدمی مقتول ومجروح ہوئے ہیں۔ لیکن اب فریقین سرکاری عدالت میں استغاثہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرکاری حکام بھی اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر کچلو۔ مسٹر بھولا ناتھ اور لالہ گردہاری لعل صاحبان بھی معاملہ کی تحقیقات کے لئے موقع واردات پر پہنچے تھے۔ انہوں نے اس حادثہ کے متعلق مفصل بیان شائع کیا ہے۔

یورپین فوجی سپاہیوں کی بے حیائی

لکھنؤ یکم فروری۔ ہمعصر اخبار انڈی پینڈنٹ کا خاص نامہ نگار لکھنؤ سے رقمطراز ہے۔ کہ ۲۷ ماہ جنوری کو ایک نہایت ذی عزت ہندو پردہ نشین خاتون صبح کے گیارہ بجے یکہ سے اتر کر محاسب گھر کے اندر جانے لگی۔ تو اس وقت کچہری کے عین بالمقابل ۱۶ لانسرز کے دو یورپین فوجی سپاہیوں نے بیچاری کو خواہ مخواہ زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ سول انجینئر کے دفتر کا ایک چپڑاسی عورت کی امداد کے لئے بھاگا۔ فوجی اسے آتا دیکھ کر فرار ہو گئے۔ مسٹر پی۔ سی بھاٹیہ چارجی بھی بار ایسوسی ایشن سے اس عورت کو دن دہاڑے سر عام ظلم سے بچانے کیلئے بھاگے ان سپاہیوں کا تعاقب کر کے ایک کو پکڑ لیا گیا۔ ان کا نام وپتہ معلوم کر لیا گیا ہے۔ اس حادثہ سے تمام شہر میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

اخبار حق بند ہو گیا

۱۰ فروری سے سرکاری اخبار حق بند ہو گیا۔ گورنمنٹ کے نئے انتظام کے ماتحت گورنمنٹ اس اخبار کے جاری رہنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔

مین پوری ڈاکہ کا مقدمہ

(الہ آباد ۳ فروری) مین پوری کے سشن جج نے ڈاکہ کے مقدمہ کے ایک ملزم پیارے کو ۱۰ سال قید بامشقت کی سزا دی تھی۔ اس ڈاکہ کے باقی ملزمین کو عمر بھر کی قید کی سزائیں ملی تھیں گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے سشن جج کے اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی جس نے ۱۰ سال کی سزا کو بڑھا کر عمر قید کر دی۔

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس

دہلی ۳ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ کا آج پہلا اجلاس ہوا۔ پبلک کے آدمی یہ نظارہ دیکھنے بہت تھوڑے گئے۔ وائسرائے موجود نہیں تھے۔ ہر ایک ممبر وفاداری کا حلف اٹھانے کے بعد صدر کی کرسی کے پاس جا کر جھک کر اس سے مصافحہ کرتا تھا۔ اور پھر اپنا نام رجسٹر میں لکھ دیتا تھا۔ نواب سر بہرام نے حلف اردو زبان میں لیا تھا۔

بنگالی اخبار کے

کلکتہ ۲ فروری۔ بنگالی اخبار کے دفتر میں آج بعد دوپہر آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ آگ پہلے کاغذ کے گودام سے شروع ہوئی۔ مگر زیادہ پھیلنے سے روک دی گئی۔ نقصان کا اندازہ چار ہزار کیا جاتا ہے۔

کراچی کے طلبا

کراچی ۲ فروری۔ میڈیکل سکول حیدرآباد سندھ کے تمام طلباء نے یورپین نرس کے اہانت آمیز رویہ

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں مارشل لاء کے اشتہارات (۱) ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مکان کے بیرونی دروازے کے اندرونی حصہ پر اس مکان میں رہنے والوں کے نام جنس عمر اور پیشہ درج کر کے ایک فہرست لگا رکھے۔ ہوٹل والوں پر بھی یہی پابندی عائد کی گئی ہے۔

(۲) جس شخص کے پاس ہتھیار ہوں۔ وہ فوراً اس کی اطلاع دے ورنہ اسپر مقدمہ چلایا جائے گا۔ (۳) کوئی شخص کسی باغی کو کسی طریق پر مدد نہ دے۔ بلکہ اگر کسی باغی کی نسبت علم ہو۔ تو اس کی خبر بلا تاخیر حکام کو پہنچائے۔ ورنہ اسپر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ (۴) جو شخص غیر جانبدار رہیگا وہ مستوجب سزا سمجھا جائے (۵) مقامی انسپکٹر پولیس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص خفیہ یا کوڈ کے طریق سے تار نہ بھیجے۔ اور نہ بے تار برقی اور کبوتروں سے کام لے۔ ہر قسم کے جلسے ممنوع ہیں۔ جہاں ۶ آدمی نظر آئینگے۔ اسے جلسہ سمجھا جائیگا۔

شمالی آئرلینڈ کا پہلا وزیر اعظم لنڈن - ۲۷ر جنوری - سر جیمز کریگ نے السٹر پارلیمنٹ کی رہنمائی منظور کر لی ہے۔ اسلئے بہت اغلب ہے۔ کہ شمالی آئرلینڈ کا وہ پہلا وزیر اعظم ہو گا۔

سن فینوں نے بارود کی سرنگ استعمال کی لنڈن - ۲ر فروری - پہلی مرتبہ بیلی نالی (علاقہ لانگفورڈ) میں سن فینوں نے شاہی فوجوں پر بارود کی سرنگ اڑائی جس سے دو سپاہی ہلاک اور نو زخمی ہوئے - ابعد ازاں چار سپاہی اس آتشزدگی میں ہلاک اور سات مجروح ہوگئے۔

انگریزی سفیر امریکہ کی بیوی کو دہمکی لنڈن ۲ر فروری (مسٹر لیگڈس کی غیر حاضری میں سن فین روزانہ خطوط میں لیگڈس کو دہمکیاں دے رہے ہیں۔ کہ وہ ان کے بچوں کو زخمی کر دینگے یا اڑا کر لیجائینگے پولیس خاص انتظام کر رہی ہے۔

متفرق خبریں

ٹرکی کی شرکت لنڈن - ۲۸ر جنوری - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی رضامند ہو گیا ہے۔ اور شرق قریبہ کی کانفرنس میں بمقام لنڈن شریک ہو گا۔ اس خبر کا قسطنطنیہ پر نہایت اچھا اثر پڑا ہے۔

یونان کی شرکت ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ مسیو ریلیس یونان کی طرف سے اس کانفرنس میں شریک ہونگے۔

مقدمہ بدکاری کی سماعت میں خواتین کی موجودگی لنڈن ۲۵ر جنوری - شاہی عدالتوں میں عدالت طلاق نے عورتوں کو جیوری میں حصہ لینے کی اجازت دیکر شرف اولیت حاصل کیا ہے - چنانچہ آج کی جیوری میں چھ مرد تھے اور چھ عورتیں - ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک عورت اور اس کے ہمزاد بھائی پر جرم بدکاری عائد تھا سر مارشل ہال نے کہا کہ بدقسمتی سے آج مشترکہ جیوری کے سامنے ایسا مقدمہ پیش ہوا ہے۔ لیکن جج صاحب نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ خواتین اس مقدمہ کی سماعت میں حصہ لیں۔

اٹلی میں بدامنی لنڈن ۲۷ر جنوری - اٹلی کے صوبہ فلورنس میں عام ہڑتال ہے نہ روشنی ہے نہ کوئی گاڑی چلتی ہے نہ کوئی اخبار نکلتا ہے۔ اور نہ کوئی سکول کھلا ہے۔ کیونکہ قوم پسندوں نے سوشلسٹوں کے ایک روزانہ اخبار کے دفتر کو جلا دیا ہے۔ خبر ہے کہ جو ساہ قریب سیینا پر قوم پسندوں کے ایک گروہ نے حملہ کیا۔ مجمع نے فائر کیا۔ گیارہ جانوں کا نقصان ہوا۔ روما کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ قوم پسندوں اور ان کے بعض ہم جلیسوں کے درمیان پولیس نے مداخلت کی۔ جسپر جھگڑا ہوا۔ دارالسلطنت کے ڈاک اور تار کے کام کرنے والوں نے ہڑتال کر دی ہے۔

اہل امرتسر سے جنرل ڈائر کی ہمدردی لنڈن ۲۷ر جنوری - ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ جنرل ڈائر ۲ر فروری کو اپنی ایرانی مہم بابت ۱۹۱۶ء کے متعلق تقریر کرنیوالا ہے یہ اس سلسلہ کی پہلی تقریر ہے اور اس سے جو آمدنی ہوگی۔ وہ ان ہندوستانیوں کے رشتہ داروں اور عزیزوں میں تقسیم کی جائیگی۔ جو امرتسر میں اسکے ہاتھوں قتل ہوئے۔

مصطفےٰ کمال پاشا کا طرز عمل لنڈن ۲ر فروری - اگرچہ مصطفےٰ کمال پاشا کا طرز عمل بہت ہی تمرد آمیز ہے۔ لیکن پھر بھی ان کے مطالبہ کے برعکس لنڈن میں جو ترکی مشن صلح آئیگا۔ اسکے صدر عزت پاشا ہونگے۔ جو حال ہی میں قسطنطنیہ کی ترکی گورنمنٹ کی طرف سے انگورہ گئے تھے تاکہ مصطفےٰ کمال پاشا سے گفتگوئے مصالحت کریں۔ برٹش گورنمنٹ کو ترکوں کے پولیٹیکل اختلافات سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ اسکو یقین ہے۔ کہ ترک سمجھ سے کام لے کر لنڈن میں متفق طور سے اپنے مطالبات کو پیش کرینگے۔ تازہ ترین اطلاعات کے بموجب مصطفےٰ کمال پاشا کی فوج اسوقت پچاس ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کی بھی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ حال ہی ۲ ہزار ترکی قوم پرست فوج نے یونانیوں کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

ولنا کا مسئلہ کشمکش میں لنڈن - ۲ر فروری - پولینڈ اور لتھونیا میں مسئلہ ولنا کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ اب منقطع ہو گئی ہے - وجہ یہ ہے کہ لتھونیا نے استصواب عامہ بروئے کار ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اس انکار کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ولنا میں ابھی تک وزیلا گوسکی کی فوجیں موجود ہیں۔ جس کا ووٹنگ پر برا اثر پڑیگا۔

شرائط تاوان اور امریکن اخبارات لنڈن یکم فروری - نیویارک کا تار مظہر ہے کہ امریکہ کے اخبارات اور مشہور ارباب سیاست عام طور پر جرمنی سے تاوان لینے کی شرائط پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تاوان جرمنی کی حیثیت سے زیادہ ہے۔ اور غالباً امریکہ میں اس کا بڑی طرح ردعمل کیا جائے۔

جرمنی تاوان ادا کر سکتا ہے ژج بارہی نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ جرمنی تاوان ادا کر سکتا ہے۔ اور اسکے تاوان ادا کرنے سے دنیا کی تجارتی حالت کو بہت نفع پہنچیگا۔

انگریزوں پر بالشوک حملہ لنڈن ۴ر فروری - طہران کے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے۔ کہ ۴ر جنوری کو شمال مغربی ایران میں بالشویکوں نے ایک برطانوی [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیطرف شائع ہوا)